خطبہ جمعہ

تاریخ 3 صفر 1448ھ بمطابق 17 جولائی 2026ء

{وَلَا تُسْرِفُوا}

فضول خرچی سے بچیں

سب تعریفیں اللہ رب العالمین کے لیے ہیں، جس نے عدل کا حکم دیا، اعتدال پسندوں کی تعریف کی، فضول خرچی سے منع فرمایا اور مال اڑانے والوں کی مذمت کرتے ہوئے انہیں شیطانوں کا بھائی قرار دیا۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، جس نے اپنی کتابِ مبین میں فرمایا: وَلَا تُسْرِفُوا إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ [الاعراف:31] "اور حد سے نہ گزرو، بیشک وہ حد سے گزرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔" اور میں گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور امانت دار رسول ہیں، اور تمام انبیاء ورسل کے برگزیدہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور بے شمار سلامتیاں نازل ہوں آپ ﷺ پر، آپ کی پاکیزہ آل پر، آپ کے بابرکت صحابہ کرام پر، اور قیامت تک احسان کے ساتھ ان کی پیروی کرنے والوں پر۔

حمد و صلوٰۃ کے بعد: اے اللہ کے بندو! میں آپ کو اور اپنے آپ کو تقویٰ اختیار کرنے کی وصیت کرتا ہوں، کیونکہ تقویٰ ہی کامیابی کا راستہ اور نیکی و بھلائی کی راہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ [الحشر:18] "اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو، اور ہر جان کو یہ دیکھنا چاہیے کہ اس نے کل (قیامت) کے لیے کیا آگے بھیجا ہے، اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ بیشک جو کچھ تم کرتے ہو، اللہ اس سے پوری طرح باخبر ہے۔"

برادرانِ اسلام! ہمارا یہ عظیم دین ایک ایسے معتدل اور سیدھے راستے کا علمبردار ہے جو فضول خرچی اور کنجوسی کی دو انتہاؤں کے درمیان واقع ہے، اور اسی اعتدال پسندی نے اسے ایک منفرد مقام عطا کیا ہے۔ یہ افراط اور تفریط سے پاک دین ہے، اس دین نے زندگی کے ہر پہلو میں اعتدال کی دعوت دی ہے، ہر کام میں میانہ روی کی ترغیب دی ہے،

لہٰذا اس میں نہ تو حد سے تجاوز کرنا درست ہے اور نہ ہی کوتاہی برتنا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُولَةً إِلَىٰ عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُومًا مَّحْسُورًا [الإسراء:29] "اور اپنا ہاتھ اپنی گردن سے بندھا ہوا نہ رکھو (کہ بالکل خرچ نہ کرو) اور نہ ہی اسے بالکل کھول دو (کہ سب کچھ لٹا دو)، ورنہ تم ملامت زدہ اور حسرت زدہ ہو کر بیٹھ جاؤ گے۔"

اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: كُلُوا، وَاشْرَبُوا، وَتَصَدَّقُوا، وَالْبَسُوا، مَا لَمْ يُخَالِطْهُ إِسْرَافٌ أَوْ مَخِيلَةٌ "کھاؤ، پیو، صدقہ کرو اور پہنو، جب تک کہ اس میں فضول خرچی یا تکبر شامل نہ ہو۔" [اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے روایت کیا اور علامہ البانی نے اسے حسن قرار دیا ہے]

امام ابن القیم رحمہ اللہ اسراف (فضول خرچی) کی تعریف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "ان تمام امور کا ضابطہ 'عدل' ہے، اور وہ یہ ہے کہ افراط (حد سے بڑھنے) اور تفریط (کوتاہی کرنے) کے دو کناروں کے درمیان درمیانی راستہ اختیار کیا جائے، اور اسی پر دنیا اور آخرت کی بھلائیوں کا دار و مدار ہے"۔

چنانچہ اسراف ایک ایسی بیماری ہے جو معاشرے کے لیے خطرہ ہے، مال و دولت اور خزانوں کو ضائع کرتی ہے، اور مصیبتوں اور سزاؤں کو دعوت دیتی ہے۔ یہ گمراہی کی شاخوں میں سے ایک شاخ ہے، اور اس کے مرتکب افراد رب والجلال والاکرام کی ناراضگی کے حقدار ٹھہرتے ہیں؛ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: وَأَنَّ الْمُسْرِفِينَ هُمْ أَصْحَابُ النَّارِ [غافر:43] "اور بیشک حد سے گزرنے والے ہی جہنمی ہیں۔"

اے اللہ کے بندو! ہماری روزمرہ کی زندگی میں فضول خرچی اور اسراف کی مختلف صورتیں پائی جاتی ہیں، اس کے نوع بنوع مظاہر پائے جاتے ہیں جنہیں عقل و شعور والے ہرگز تسلیم نہیں کرتے۔ ان نمایاں مظاہر میں سے ایک کھانے پینے میں حد سے تجاوز کرنا ہے، خاص طور پر دعوتوں اور تقریبات میں۔ کھانا اور پینا اگرچہ جسم کی غذا ہے، لیکن جب یہ ضرورت کی حد سے بڑھ جائے تو بیماریوں اور تکلیفوں کا سبب بن جاتا ہے، اور ایسا شخص سستی، بدہضمی اور مختلف امراض کا شکار ہو جاتا ہے۔ چنانچہ حضرت مقدام بن معدی کَرِب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے

فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: مَا مَلأَ آدَمِيٌّ وِعَاءً شَرًّا مِنْ بَطْنٍ، بِحَسْبِ ابْنِ آدَمَ أُكُلَاتٌ يُقِمْنَ صُلْبَهُ، فَإِنْ كَانَ لَا مَحَالَةَ، فَثُلُثٌ لِطَعَامِهِ، وَثُلُثٌ لِشَرَابِهِ، وَثُلُثٌ لِنَفَسِهِ "ابنِ آدم نے پیٹ سے بدتر کوئی برتن نہیں بھرا۔ انسان کے لیے چند لقمے ہی کافی ہیں جو اس کی پیٹھ کو سیدھا رکھ سکیں۔ اور اگر اس سے زیادہ کھانا ضروری ہو، تو پیٹ کا ایک تہائی حصہ اپنے کھانے کے لیے، ایک تہائی پینے کے لیے، اور ایک تہائی سانس لینے کے لیے رکھے۔" [اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا اور علامہ البانی نے اسے صحیح قرار دیا ہے]

برادرانِ اسلام! فضول خرچی کا ایک بڑا رخ یہ بھی ہے کہ محض دکھاوے، دیکھا دیکھی اور خریداری کی ہوس میں آ کر کپڑوں کی الماریاں مہنگے اور قیمتی لباسوں سے بھر دی جائیں، خواہ ان کی کوئی ضرورت نہ ہو۔ یہ بیماری خاص طور پر دعوتوں، خواتین کی محفلوں اور شادی بیاہ کی تقریبات میں کھل کر سامنے آتی ہے۔ ایسے شاہانہ اور بے حد مہنگے ملبوسات خریدنا جنہیں شاید زندگی میں صرف ایک ہی بار پہننا نصیب ہو، کھلا اسراف ہے؛ یہ ایک ایسی فضول دوڑ ہے جس کا کوئی مقصد نہیں اور ایسا دکھاوا ہے جس کی شریعت میں کوئی گنجائش نہیں۔

اسی طرح، مال کو بے مقصد جگہوں پر لٹاتے رہنا بھی اسراف کی ایک شکل ہے۔ اس کی شروعات عام طور پر غیر ضروری چیزوں اور دکھاوے سے ہوتی ہے اور انجام گناہوں اور حرام کاموں پر ہوتا ہے۔ امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں: 'ناجائز طریقے سے مال حاصل کرنا اور اسے غلط جگہوں پر اڑانا ہی اسراف ہے'۔

چنانچہ جب کوئی مسلمان خریداری کے اس بے قابو شوق کا شکار ہو جائے اور اپنی نفسانی خواہشات پر قابو نہ رکھ پائے، تو یہ عادت اسے اور اس کے بال بچوں کو تنگی اور پریشانی میں دھکیل دیتی ہے۔ بسا اوقات انسان ایسے بھاری قرض تلے دب جاتا ہے جو اس کی زندگی کا چین و سکون برباد کر دیتا ہے، اور وہ دن رات قرض چکانے اور اس دلدل سے نکلنے کی فکر میں گھلتا رہتا ہے۔

میرے محترم بھائیو! فضول خرچی کی ایک بڑی شکل پانی، بجلی اور فون وانٹرنیٹ کا حد سے زیادہ استعمال بھی ہے۔ اس کا بے جا استعمال گھروں، دفتروں اور عوامی مقامات پر عام دیکھا جا سکتا ہے۔ گاڑیوں کو دھونے میں پانی کا بے حساب بہانا، کھیتوں اور باغوں کو ضرورت سے زیادہ سینچنا، اور پانی کے پائپوں کی لیکیج (ٹوٹ پھوٹ) پر دھیان نہ دینا ظاہر کرتا ہے کہ ہم اس نعمت کی قدر سے کتنے غافل ہیں۔ اسی طرح دن کے اجالے میں لائٹ جلائے رکھنا اور بجلی کا بے دردی سے استعمال پورے معاشرے کو ایسی مشکلات میں ڈال سکتا ہے جن سے آسانی سے بچا جا سکتا تھا—— بشرطیکہ لوگ اپنے رویوں کو سدھارتے اور چیزوں کو ضرورت کے مطابق استعمال کرتے۔

اے اللہ کے بندو! آپ کو اس حوالے سے نبی کریم ﷺ کا طرزِ عمل دیکھنا چاہیے۔ آپ ﷺ کے دورِ مبارک میں مدینہ منورہ پانی، کھیتی باڑی اور باغات کے لحاظ سے خاصا خوشحال تھا، اس کے باوجود آپ ﷺ ایک صاع (تقریباً ڈھائی سے تین لیٹر) پانی سے غسل فرماتے اور ایک مُد (تقریباً چھ سو ملی لیٹر) پانی سے وضو فرماتے تھے۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی شخص نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آکر وضو کے بارے میں دریافت کیا، تو آپ ﷺ نے اسے اعضاء کو تین تین بار دھو کر دکھایا، پھر فرمایا: هَذَا الْوُضُوءُ، فَمَنْ زَادَ عَلَى هَذَا فَقَدْ أَسَاءَ، أَوْ تَعَدَّى، أَوْ ظَلَمَ "وضو اس طرح ہے، پس جس نے اس سے زیادہ کیا، اس نے بُرا کیا، یا حد سے تجاوز کیا، یا ظلم کیا۔" [اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے روایت کیا اور علامہ البانی نے اسے حسن قرار دیا ہے] یہ تو عبادت کے معاملے میں نبوی ہدایت ہے، تو ذرا سوچیے ان معاملات کا کیا حال ہوگا جو عبادت نہیں ہیں؟!

برادرانِ اسلام! پانی اور بجلی کا احتیاط سے استعمال کرنا ہمارا دینی اور اخلاقی فرض ہے۔ پانی اللہ تعالیٰ کا ایک انمول تحفہ ہے، جس سے ہم اپنی پیاس بجھاتے ہیں، پاکی صفائی حاصل کرتے ہیں اور اپنی کھیتیوں اور جانوروں کو سیراب کرتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے پانی ضائع کرنے سے سختی سے منع فرمایا ہے، خواہ انسان کسی بہتی ہوئی نہر کے کنارے ہی کیوں نہ بیٹھا ہو۔ اس لیے جب ضرورت نہ ہو تو نل فوراً بند کر دیں، پائپوں کی لیکیج (رساؤ) کو فوری ٹھیک کروائیں، اور وضو یا غسل کرتے وقت پانی کا بے جا استعمال نہ کریں۔

اسی طرح بجلی بھی ایک بڑی نعمت ہے جس نے ہماری زندگیوں کو روشن اور آسان بنا رکھا ہے۔ اس کی قدردانی کا طریقہ یہ ہے کہ جب کمروں میں کوئی نہ ہو تو لائٹیں اور پنکھے بند رکھیں۔ بجلی بچانے والے بلب استعمال کریں اور ضرورت کے بغیر ایئر کنڈیشنر نہ چلائیں۔ اس احتیاط میں جہاں آپ کے اپنے مال کی بچت اور گھریلو بجٹ کا سکون ہے، وہاں ملکی معیشت کا بوجھ ہلکا کرنے اور اس نعمت کو آنے والی نسلوں کے لیے محفوظ رکھنے کا ذریعہ بھی ہے۔؛ اللہ تعالی کا فرمان ہے: وَالَّذِينَ إِذَا أَنْفَقُوا لَمْ يُسْرِفُوا وَلَمْ يَقْتُرُوا وَكَانَ بَيْنَ ذَلِكَ قَوَامًا[الفرقان:67]"اور وہ لوگ کہ جب خرچ کرتے ہیں تو نہ فضول خرچی کرتے ہیں اور نہ بخل سے کام لیتے ہیں، بلکہ ان کا خرچ کرنا ان دونوں کے درمیان اعتدال پر مبنی ہوتا ہے۔"

اللہ تعالیٰ میرے اور آپ کے لیے قرآنِ عظیم کو بابرکت بنائے، اور مجھے اور آپ کو اس کی آیات اور حکمت بھرے ذکر سے نفع بخشے۔ میں اپنی یہ بات کہتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے اپنے لیے اور آپ کے لیے ہر گناہ کی بخشش مانگتا ہوں اور اسی کے حضور توبہ کرتا ہوں۔ لہذا آپ بھی اسی سے بخشش طلب کریں اور اسی کی طرف رجوع کریں؛ بیشک وہ بہت بخشنے والا، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

دوسرا خطبہ

سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے برگزیدہ رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور سلامتیاں نازل ہوں آپ ﷺ پر، آپ کی آل پر، آپ کے صحابہ کرام پر اور ان تمام لوگوں پر جنہوں نے آپ سے محبت کی۔

حمد وصلوۃ کے بعد: اے ایمانی بھائیو! اللہ سے ڈرو، نیکی اور احسان کرنے والوں میں شامل ہو جاؤ، اور فضول خرچی اور زیادتی کے راستے سے بچو، کیونکہ اس کا انجام ناکامی اور نقصان کے سوا کچھ نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: يَاعِبَادِ فَاتَّقُونِ [الزمر:16]"اے میرے بندو! پس مجھ ہی سے ڈرو۔"

اے اللہ کے بندو! تاریخ کے اوراق کتنے ہی ایسے آباد اور شاداب معاشروں کے تذکروں سے بھرے پڑے ہیں جنہیں مخلص لوگوں نے استوار کیا تھا۔ انہوں نے انہیں شایانِ شان سہولیات کے ساتھ تعمیر کیا اور ان کی معیشت کو سہارا دینے کے لیے ان کے گرد زراعت، صنعت، جائیدادوں اور تجارت کا جال بچھایا۔ مگر پھر ان کی جگہ ایسی ناخلف نسلوں نے لے لی جن پر اسراف اور عیش کوشی کا غلبہ ہو گیا۔ انہوں نے اپنی خواہشات کی لگامیں کھلی چھوڑ دیں، یہاں تک کہ اپنے اجداد کا چھوڑا ہوا سارا ورثہ برباد کر ڈالا۔ انجام کار وہ معاشرے تباہی کے غار میں جا گرے اور ان کی اولاد کو دربدری اور تلخ مصائب کا سامنا کرنا پڑا۔ اس کی ایک عبرت ناک مثال اُشْبِیلِیَہ کا حکمران 'مُعتَمِد بن عَبَّاد' ہے جو انتہائی پر تعیش زندگی گزارتا تھا۔ اس نے عیش و عشرت اور لذتوں میں اس قدر مبالغہ کیا کہ تکبر اور اسراف کی دلدل میں جا گرا۔ ایک بار اس کی بیوی نے محل کے آس پاس کچھ غریب عورتوں کو دیکھا جو کیچڑ میں چلتے ہوئے پانی بیچ رہی تھیں۔ اس کی بیوی اور بیٹیوں کو بھی ان کی طرح کیچڑ میں چلنے کی خواہش ہوئی۔ معتمد نے ان کی یہ خواہش پوری تو کی، لیکن ایک عجیب اور شاہانہ انداز میں؛ اس نے عنبر، مشک اور کافور منگوا کر انہیں عرقِ گلاب میں ملانے کا حکم دیا، اور اس میں کچھ زعفران بھی شامل کیا گیا تاکہ وہ رنگت اور خدوخال میں کیچڑ کی شکل اختیار کر لے۔ پھر اسے محل کے صحن میں بچھا دیا گیا تاکہ اس کی بیوی اور بیٹیاں اس (مصنوعی اور قیمتی) کیچڑ میں چل سکیں۔ یہ اسراف اور شاہ خرچی کی وہ شرمناک تصویر ہے جسے تاریخ نے محفوظ کر لیا ہے، تاکہ ان لوگوں کے لیے عبرت کا سامان ہو جنہیں فراوانی اور خوشحالی کی زندگی عطا کی گئی ہے۔

پھر وقت بدلا، معتمد کی بادشاہت کا خاتمہ ہو گیا، اسے اشبیلیہ سے نکال دیا گیا، اور مراکش کے شہر 'اغمات' میں قید کر کے اس کے تمام اموال ضبط کر لیے گئے۔ پھر عید کے دن اس کی بیٹیاں بوسیدہ اور پھٹے پرانے کپڑوں میں اس سے ملنے آئیں، تو اپنی، اپنے اہل و عیال اور بیٹیوں کی اس حالتِ زار پر اس کا دل بھر آیا اور وہ خود سے مخاطب ہو کر یہ اشعار پڑھنے لگا:

فِيمَا مَضَى كُنْتَ بِالْأَعْيَادِ مَسْرُورًا
فَسَاءَكَ الْعِيدُ فِي أَغْمَاتَ مَأْسُورًا
تَرَى بَنَاتِكَ فِي الْأَطْمَارِ جَائِعَـــــــةً

يَـــغْزِلْنَ لِلنَّاسِ مَا يَمْلِكْنَ قِطْمِيرًا
يَطَأْنَ فِي الطِّينِ وَالْأَقْدَامُ حَافِيَـــةٌ
كَـــأَنَّهَا لَمْ تَطَأْ مِسْكًا وَكَافُـــورًا
مَنْ بَاتَ بَعْدَكَ فِي مُلْكٍ يُسَرُّ بِـــهِ
فَإِنَّـــمَا بَـــاتَ بِالْأَحْلَامِ مَغْرُورًا

"ماضی میں تو عیدوں کے دن بہت خوش ہوا کرتا تھا، لیکن آج اغمات کی قید میں یہ عید تجھے رلا رہی ہے۔ تو اپنی بیٹیوں کو بھوکا اور پھٹے پرانے کپڑوں میں دیکھ رہا ہے، جو (پیٹ پالنے کے لیے) لوگوں کے لیے سوت کات رہی ہیں اوران کے پاس ایک کوڑی بھی نہیں ہے۔ آج وہ ننگے پاؤں حقیقی کیچڑ میں چل رہی ہیں، گویا انہوں نے کبھی مشک اور کافور پر قدم ہی نہ رکھے ہوں۔ تیرے بعد جو شخص بھی اپنی بادشاہت پر خوش ہوتا ہے، وہ درحقیقت محض خوابوں کے دھوکے میں جی رہا ہے۔"

اے اللہ! ہمیں فضول خرچی اور مال اڑانے سے بچا، ہمارے اعضاء اور اموال کو خرابی اور کوتاہی سے محفوظ رکھ، ہم پر اپنی نعمتیں ہمیشہ قائم رکھ، اور ہمیں اپنی ناراضگی اور عذاب سے بچا، اے تمام جہانوں کے پروردگار!، اے اللہ! تمام مسلمان مردوں اور عورتوں کو بخش دے؛ خواہ وہ زندہ ہوں یا وفات پا چکے ہوں۔ اے ہمارے رب! ہم سے ہر قسم کی آزمائش، وباء، تکلیف اور تنگی کو دور فرما دے، ہم پر اپنی نعمتیں تادیر قائم رکھ، اور ہم سے سزاؤں کو ٹال دے۔ ہمارے نفسوں کو پاک کر دے، تو ہی انہیں سب سے بہتر پاک کرنے والا ہے۔ اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما، اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔ اے اللہ! ہمارے امیر اور ان کے ولی عہد کو ان کاموں کی توفیق عطا فرما جنہیں تو پسند کرتا ہے اور جن سے تو راضی ہوتا ہے، اور نیکی اور تقویٰ کی طرف ان کی رہنمائی فرما۔ اور اس ملک کو امن و سکون اور سخاوت و خوشحالی والا بنا دے، اور دیگر تمام اسلامی ممالک کو بھی۔ (آمین)

خطبات جمعہ تیار کرنے والی کمیٹی